تحریر: جناب ملک عبدالرشید عراقی

شیخ الحدیث مولانا پیر محمد یعقوب قریشی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث مولانا پیر محمد یعقوب قریشی کا واقعہ وفات علماء کے طبقہ میں خاص اثر انگیز ہے۔مولانا قریشی نے گو طبعی عمر پائی۔لیکن اس خیال سے کہ وہ اس عہد میں اگلی صحبتوں کے تنہا یادگار تھے۔مولانا اتباع سنت، طہارت وتقویٰ، زہد وورع، تبحر علم، وسعت نظر، ذوق مطالعہ اور کتاب وسنت کی تفسیر وتعبیر میں یگانہ عہد تھے۔اپنی عمر کا بڑا حصہ انہوں نے علوم دینیہ خصوصاً کلام اللہ اور حدیث نبوی ﷺ کے درس وتدریس میں گزارا۔اور سینکڑوں طلباء ان کے فیض تربیت سے علماء بن کر نکلے۔ابتداء مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ، پھر جامعہ سلفیہ فیصل آباد، پھر جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں اپنی مسند درس بچھائی۔آخر میں جامعہ علوم اثریہ جہلم میں درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔اور زندگی کے آخری دن تک جامعہ علوم اثریہ سے وابستہ رہے۔افسوس کہ یہ شمع نورہدایت **21** جمادی الاولیٰ **1424**ھ بمطابق **22** جولائی **2003**ء کو ہمیشہ کیلئے بجھ گئی۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔

میری ان سے پہلی ملاقات مولانا عبدالرحمٰن عتیق وزیر آبادی" کے ہمراہ **23** مارچ **1957**ء کو جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں ہوئی۔دبلے پتلے، داڑھی کے بال سیاہ، بڑی خندہ پیشانی سے ملے۔مولانا عبدالرحمٰن عتیق" نے تعارف کرایا۔تو چارپائی سے اٹھ کر بغلگیر ہوئے اور فرمایا: آپ سے غائبانہ تعارف تو ''الاعتصام'' کے ذریعے ہے آپ کے مضامین معلوماتی ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے۔

مولانا قریشی مرحوم سے دوسری ملاقات ماموں کانجن میں ہی ہوئی۔تیسری بار ان سے ملاقات **1997**ء میں جامعہ علوم اثریہ جہلم میں بخاری شریف کی تقریب میں ہوئی تو فرمایا: ''عراقی صاحب! مدت کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔آپ کے مضامین رسائل وجرائد میں نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔اب آپ کے مضامین میں خاصی پختگی آ گئی ہے۔علامہ مدنی صاحب سے آپ کی دو کتابیں ''حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی'' اور ''دو روشن ستارے'' ملی ہیں۔آپ نے ان دونوں کتابوں میں کافی محنت کی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو قبول فرمائے۔اس کے بعد ہر سال بخاری شریف کی تقریب پر جہلم میں ان سے ملاقات ہوتی رہی۔اور ان کا درس حدیث سننے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔مرحوم حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی اور مولانا محمد اسحٰق حسینوی رحمہم اللہ اجمعین کے شاگرد تھے۔تصنیف میں ان کی کتاب ''السراجی'' کا اردو ترجمہ ہے۔جو مطبوع ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔انہیں جنت الفردوس میں داخل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔آمین ثم آمین۔